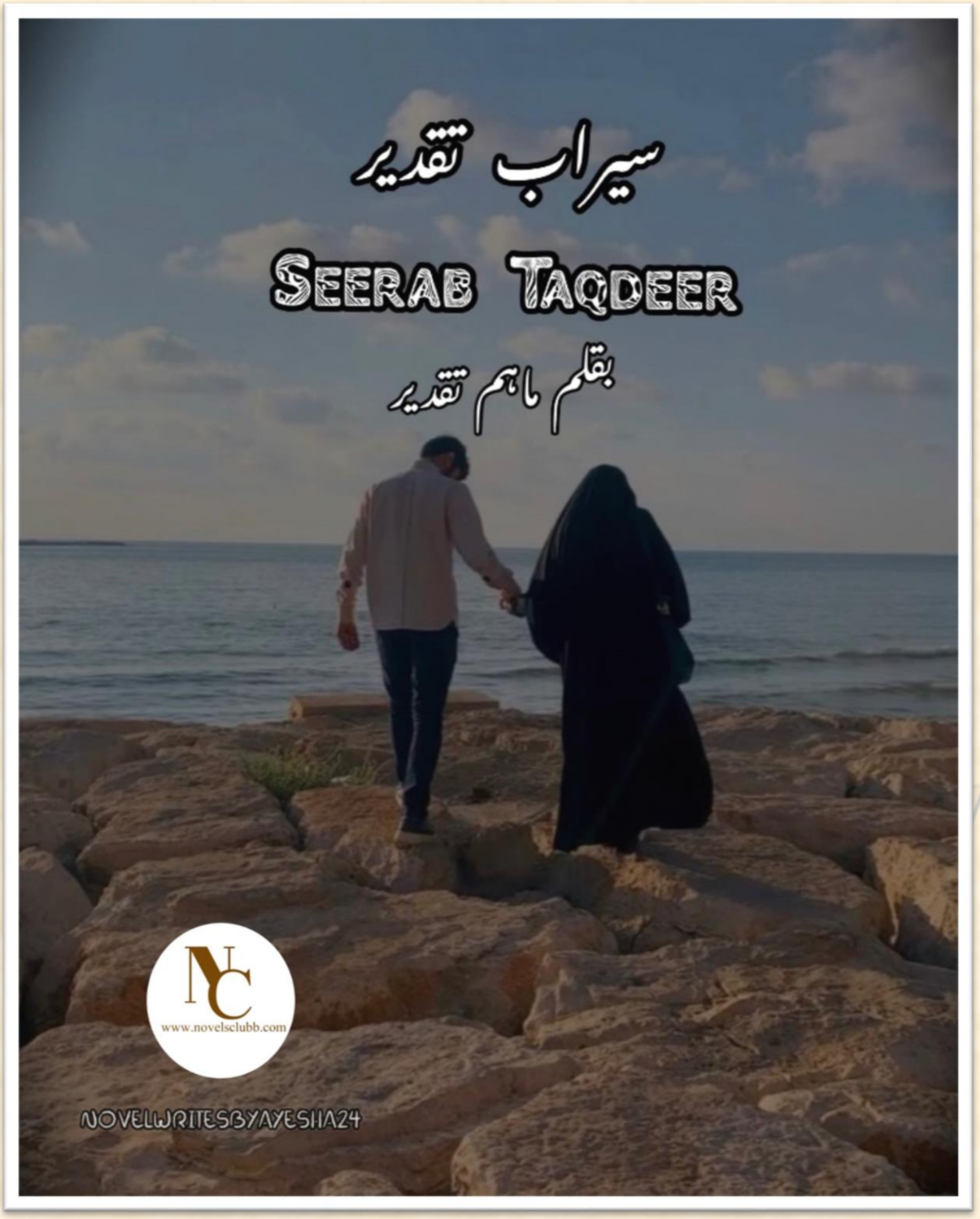
سیراب تقدیر
SEERAB TAQDEER
بقلم ماہم تقدیر
www.novelsclubb.com
NOVELWRITESBYAYESHA24

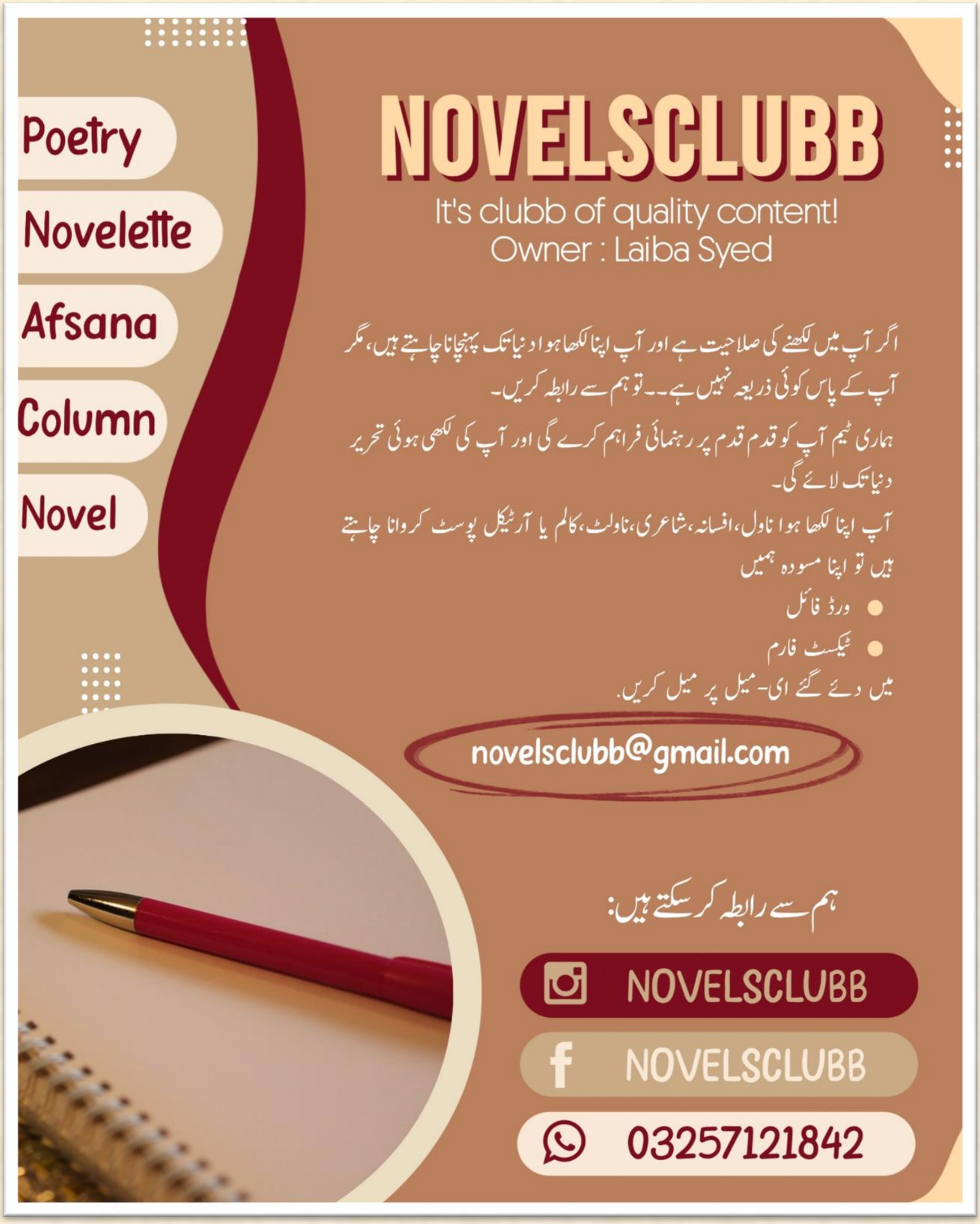
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

سیرابِ تقدیر

از قلم

ماہم تنویر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول "سیرابِ تقدیر" کے تمام جملہ حق لکھاری "ماہم تنویر" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

سیرابِ تقدیر

پہلی قسط

"باب ا: "اندھیرا جو پیچھا کرتا ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ خواب محض خواب نہیں ہوتے، وہ ایک دروازہ ہوتے ہیں... کسی ایسی حقیقت کی طرف"

جو دب چکی ہو، مگر

"ختم نہ ہوئی ہو۔

اندھیرے کا تعاقب:۔

وہ دوڑ رہی تھی۔

کہاں؟ کیوں؟ کس سے؟

یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

یہ جنگل تھا یا کوئی بھیانک بھول بھلیاں؟ ہر طرف اندھیرا، اتنا گہرا کہ وہ اپنے ہاتھ بھی نہ دیکھ سکتی تھی۔

زمین نم تھی، درختوں کے درمیان سے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، مگر اس کے جسم میں پسینہ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

...اور پیچھے

"!وہ آرہا ہے"

کہاں سے؟ کون؟

"!بچاؤ! کوئی ہے؟ ماں! ماں! وہ مجھے ماردے گا"

اس کی چیخیں خاموش درختوں میں گونج کر واپس آرہی تھیں۔

"!کوئی نہیں ہے... کوئی بھی نہیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچانک،ایک ہیبت ناک سایہ اس کے قریب آیا۔اس کا دل حلق میں آگیا۔

"!نہیں !نہیں !مجھے مت مارو"

...بچاؤبچاؤ!!وہ مجھے ماردے گا کوئی ہے ماں ماں !وہ مجھے ماردے گاماں،

ایک دم اس کی آنکھ کھلتی ہے اس کا جسم پسینے سے شرابور تھا اس ٹھنڈ کے موسم میں بھی اسُے گھٹن ہونے لگتی ہے وہ ارد گرد نظر دوڑاتی ہے -

-میں کہاں ہوں !وہ مجھے ماردے گا

.میں مرنا نہیں چاہتی وہ---وہ۔۔وہ مجھےماردے گا

Clubb of Quality Content

اس کی ماں جو پانی لینے کے لئے اٹھی تھی اس کی آواز سن کر فوراً اس کے کمرے کی طرف بھاگتی ہے اور دروازہ کھٹکھٹانے لگتی ہے-

میرت، میرت بیٹا!!open the door! -دروازہ کھولو-بچے دیکھو ماں آگئی ہے

پورا جسم پسینے میں ڈوبا ہوا تھا، سانس تیز ہو چکی تھی، دل جیسے سینے سے باہر آ رہا تھا۔

ارد گرد اندھیرا تھا، مگر وہ جانتی تھی کہ یہ وہ جنگل نہیں تھا، وہ خواب ختم ہو چکا تھا۔

وہ جو اپنے دونوں بازوں اپنی ٹانگوں کے گرد لپیٹے بیڈ کے ساتھ چپکی بیٹھی تھی اپنی ماں کی آواز سن کر بھاگ کے جا کر دروازہ کھولتی ہے اور اپنی ماں کو دیکھ کر ان کے گلے لگ جاتی ہے-

ماں مجھے بچا لیں وہ مجھے مار دے گا--

میرو میرو اِدھر میری طرف دیکھو-اس کی ماں اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر اسُے اپنے سامنے کرتی ہے کوئی کچھ نہیں کہے گا میں ہو نہ..

روحی ابراہیم نے اپنی بیٹی کو دونوں ہاتھوں میں تھاما،اس کے ماتھے پر بوسہ دیااور نرمی سے بولیں،

"میرو،کوئی نہیں ہے! میں ہوں نہ،کچھ نہیں ہوگا!"

وہ اسے بیڈ پے بٹھاتی ہیں اور پاس پڑے جگ سے پانی کا گلاس بھر کے اسے دیتی ہیں—

اسے پیو چلو شاباش،میرا بچا، مما کی جان۔

وہ کانپتے ہاتھوں سے گلاس لیتی ہے اور ایک ہی سانس میں پی جاتی ہے اب ور خود کو محسوس کرتی ہے relax تھوڑا

-اور فوراً سے اپنی ماں سے لپٹ جاتی ہے اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے

اس کی ایسی حالت دیکھ کے اس کی ماں تڑپ اُٹھتی ہے

.میر و!! میری جان کوئی نہیں ہے،، کوئی نہیں مارے گا تمہیں

ماں وہ میرے پیچھے تھا وہ مجھے مارنے والا تھا میں میں۔۔۔

بس بس کوئی نہیں ہے-وہ---وہ، میرے۔۔

—میں ہو دیکھو room میں نے کہا نہ, دیکھو تم اپنے

ماں کے کہنے پر وہ اِدھر اُدھر دیکھتی ہے وہ اپنے کمرے میں تھی، اپنے بستر پر، اپنی ماں کے ساتھ۔۔

-اوُخُدایاوہ جنگل میں نہیں تھی اسے کوئی بھی نہیں ماررہاتھا, کوئی اس کے پیچھے نہیں تھا

بےاختیاراس کے منہ سے ہاللہ نکلتاہےاور پھر وہ پھوٹ پھوٹ کرروریتی ہے

"ماں، میں تھک چکی ہوں ! یہ خواب... یہ کیوں آتے ہیں؟ آخر یہ ہے کیا؟"

روحی کی آنکھوں میں ایک عجیب سی الجھن تھی جیسے وہ کچھ جانتی تھیں مگر کہہ نہیں رہی تھیں۔

، مگرانہوں نے اپنی بیٹی کو مضبوط رکھنے کے لیے صرف اتنا کہا

"! یہ بس ایک خواب ہے، بیٹا! اللہ سے دعا کرو، سب ٹھیک ہو جائے گا"

اس کی ماں سے اسکی حالت دیکھی نہیں جاتی پر واپنی بیٹی ک لئے خود کو مضبوط ظاہر کرتی ہے

چلو میرو سو جاؤ میں پاس ہوں تمہارے چلو۔

وہ یہ کہہ کے اس کے اوپر لحاف صحیح کرتی ہیں اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگتی ہیں

میرت اب ماں کے نرم گرم حصار میں سکون محسوس کرتی ہے اور جلد ہی نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو جاتی ہے

—— مگر اس کے اندر ایک سوال باقی تھا

"یہ خواب مجھے کیوں آ رہے ہیں؟"

-

لندن:

لندن کی رات بارش سے بھیگی ہوئی تھی۔ باہر سڑکیں گیلی تھیں، اور کہیں دور کار کے ٹائروں کی آواز خاموشی میں گونج رہی تھی۔

شہر جاگ رہا تھا، مگر ایک وجود اپنے فلیٹ کے جدید اور وسیع بیڈروم میں گہری نیند میں تھا۔

کمرے کی ہر چیز اس کی شخصیت کی عکاسی کر رہی تھی—مہنگے ذوق، بے پرواہ طرزِ زندگی، اور وہ غرور جو اسکی ہر حرکت سے جھلکتا تھا۔

بیڈ کے پاس سائیڈ ٹیبل پر ایک سگریٹ جلنے کے بعد راکھ میں تبدیل ہو چکا تھا، اور ساتھ ہی ایک آدھا خالی وسکی کا گلاس پڑا تھا۔

مہنگے پرفیوم کی ہلکی خوشبو ہوا میں بسی ہوئی تھی، جو یہ ظاہر کر رہی تھی کہ وہ سونے سے پہلے بھی اپنی شخصیت کے سحر میں مبتلا رہتا تھا۔

وہ وجود بستر پر بے پرواہی سے لیٹا ہوا تھا۔ سفید ریشمی چادر اس کے سینے تک تھی، اور اس کی تیز نقوش والی دلکش شکل ہلکی روشنی میں مزید جاذبِ نظر لگ رہی تھی۔

—نیلی آنکھیں جو سورج کی روشنی میں چمکتے سمندر کا عکس پیش کرتی تھیں

،ہلکی بڑھی ہوئی داڑھی، گھنی سیاہ زلفیں جو تھوڑی سی بکھری ہوئی تھیں

اور اس کے چہرے پر وہی مغرور سکون جو اسے دوسروں سے مختلف بناتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نیند میں بھی اس کے چہرے پر وہی بے نیازی تھی، جیسے اسے دنیا کی کوئی پرواہ نہ ہو۔

کمرے میں ایک عجب خاموشی تھی، مگر یہ سکون کسی طوفان سے پہلے کی خاموشی جیسا لگ رہا تھا۔

کہیں دیوار کے ساتھ رکھے صوفے پر اس کی جیکٹ پڑی تھی، اور ٹیبل پر ایک چابی—شاید کسی گاڑی کی یا کسی ایسی جگہ کی، جہاں وہ اپنی راتیں گزارتا تھا۔

اس کو عادت تھی بے پرواہ رہنے کی۔

زندگی اس کے لیے ایک کھیل تھی، اور وہ ہمیشہ اس کھیل کا فاتح رہا تھا۔

چاہے غرور ہو، بُری عادتیں ہوں، یا اس کی ناقابلِ مزاحمت شخصیت——وہ جانتا تھا کہ وہ ہمیشہ توجہ کا مرکز رہے گا۔

—گھڑی صبح کے نو بجا رہی تھی، مگر وہ بے سدھ سویا ہوا تھا

اچانک بجنے والے فون نے اس کی مغرور نیند میں خلل ڈالا مگر وہ اپنی نیند کو عزیز رکھے تکیا منہ —پر رکھ گیا

مگر شاید فون کی دوسری طرف کوئی سدا کا ڈھیٹ انسان تھا۔

کیا مصیبت ہے یار..."وہ بڑبڑایا۔-----"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آخر تنگ آکر اس نے بیزاری کے عالم میں دوسری طرف مجود انسان پے نظر کرم فرماہی دی۔

ہیلو کوں ہے جس کو اپنی جان پیاری نہیں ہے-جب ایک دفعہ فون کاٹ دیا اس کا مطلب ہے نہیں بات کرنی بھائی کیوں بار بار تنگ کر رہے ہو۔

اس نے اپنی نیند خرابی کا سارا غصہ اس انسان پے نکل دیا۔

میں یونیورسیٹی نہ پہنچے تو پروفیسر پیٹر ضرور آپکی mintاسفی کے بچے اگر آپ ابھی 10 جان اوپر والے کو پیاری کر دیں گے۔

شیری کی آواز اس کے موبائل کے اسپیکر سے گونجی۔

اسفندیار، جو ابھی تک کمبل میں لپٹا ہوا تھا، ایک آنکھ کھول کر فون کی اسکرین پر وقت دیکھتا ہے۔ صبح کے آٹھ بج رہے تھے اور کلاس ساڑھے آٹھ بجے شروع ہونے والی تھی۔

آج اسائنمنٹ جمع کروانی تھی اور ہمیشہ کی طرح آپ اس دفعہ بھی بُھول گئے۔۔۔۔۔ ہے نہ؟؟

اسنے بے نیازی سے ایک ہاتھ سے کمبل ہٹایا اور دوسرے ہاتھ سے فون کان سے لگایا۔

مجھے یاد نہیں رہا۔ وہ لاپرواہی سے بولتا ہے۔

نالز کلب
Clubb of Quality Content!

"جی جناب آپ کو لڑکیوں کے علاوہ یاد ہی کیا رہتا ہے۔"

وہ اپنے لہجے میں شرارت لیئے کہتا ہے۔

وہ ہلکا سا مسکرایا، مگر جلدی ہی اس کی مسکراہٹ ختم ہو گئی۔

زیادہ بکواس نہ کر آرہا ہوں تھوڑی دیر تک اب فون رکھ۔۔

اس کی بات سنے بغیر اس نے فون کاٹ دیا ہے، اور فون بیڈ پر اچھال دیا۔

دوسری طرف شہریار فون کو دیکھ کے بڑبڑاتاہ

"!!یہ کبھی نہیں سدھرنے والا"

Clubb of Quality Content

وہ آہستہ آہستہ بیڈ سے اترا، اور سید ھا بیڈ کے کنارے پر رکھے سگریٹ کے پیکٹ کی طرف

ہاتھ بڑھایا۔ایک سگریٹ سلگایا اور کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔

باہر لندن کی سڑکیں ابھی بھیگی ہوئی تھیں، اور لوگ جلدی میں ادھر ادھر جا رہے تھے۔

مگر اس کو کبھی جلد بازی کرنا پسند نہیں تھا

کچھ دیر بعد، وہ باتھ روم میں گیا، جہاں ماربل کے سنگِ مرمر سے بنے سنک پر اس کے مہنگے

پرفیومز، چمکدار ریزر، اور مخصوص اسٹائل کے لیے ضروری پروڈکٹس رکھی تھیں۔

اس نے اپنے چہرے پر ٹھنڈا پانی مارا، آئینے میں خود کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے بالوں میں

ہاتھ پھیرا۔

وہ جانتا تھا کہ وہ خوبصورت تھا، دلکش تھا، اور اسے زیادہ محنت کی ضرورت نہیں تھی۔

،اس نے آہستہ آہستہ اپنا یونیورسٹی کا لباس منتخب کیا—ایک بلیک ٹی شرٹ، نیوی بلو جیکٹ اور بلیک جینز۔ مہنگی گھڑی کلائی پر باندھی، ایک مخصوص برانڈ کا پرفیوم لگایا اور ہاتھ میں اپنی کار کی چابیاں اٹھالیں۔

کلاسز ہمیشہ بورنگ ہوتی ہیں، مگر شاید آج کچھ انٹرٹینمنٹ مل جائے،"وہ خود سے بولا اور" سیاہ چمچماتی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

یونیورسٹی وہ پڑھائی کے لیے نہیں، بلکہ اپنے اسٹائل، غرور، اور چارمنگ پرسنالٹی کا مظاہرہ کرنے جاتا تھا—

کیونکہ اپنی انٹیلیجنس کی وجہ سے اسے باقی بچوں کے مقابلے میں زیادہ محنت کی ضرورت نہیں تھی۔

-اسفندیار خان،ایک ایسانام جو لندن کی اس مشہور یونیورسٹی میں کسی تعارف کا محتاج نہیں تھا اس کی شخصیت میں ایک ایسی کشش تھی کہ لوگ بے اختیار اس کی طرف متوجہ ہو جاتے

-تھے،-مگراس کے قریب جانے کی ہمت کم ہی کسی میں تھی

-

وہ اپنی کلاس میں سب سے نمایاں تھا،نہ صرف اپنے دولت اور رعب کی وجہ سے بلکہ اس

،کے انداز میں ایک بے نیازی تھی

-جیسے اسے دنیا کی کسی چیز کی پرواہ نہ ہو

Clubb of Quality Content

اسفندیار خان کا تعلق پاکستان کے ایک بزنس ٹائیکون خاندان سے تھا۔اس کا والد، شاہ نواز خان، ایک معروف بزنسمین تھا جس کا کاروبار نہ صرف پاکستان بلکہ لندن، دبئی اور نیویارک تک پھیلا ہوا تھا۔

شاہ نواز خان ایک سخت گیر انسان تھا، جس نے اپنے بچوں کو محبت کے بجائے اصولوں اور کاروبار کے سخت اصولوں کے مطابق پروان چڑھایا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اسفندیار کی والدہ، نائلہ شاہ نواز، ایک حسین مگر بے بس عورت تھی، جو ہمیشہ اپنے شوہر کے سائے میں رہی۔اسفندیار کو اپنی ماں سے بے حد محبت تھی، مگر وہ ہمیشہ اپنے والد کے سخت رویے اور ان کی کاروباری سوچ کیوجہ سے گھر میں ایک قیدی کی طرح محسوس کرتی تھیں۔

اور شاید یہی وجہ تھی اس کی اپنے باپ سے نفرت کی-,اپنے گھر سے نفرت کی,کے جس نے

-اسے اپنے ملک کو چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور وہ لندن جیسے ملک کا باسی بن گیا

لاہور:

وہ جو ابھی کچھ دیر پہلے سوئی تھی ازان کی آواز سے اُٹھتی ہے دور مسجد سے ازان کی آواز آ رہی

تھی-

Clubb of Quality Content!

موذن ہاللّٰلکے بندو فلاح کا راستہ پے بولا رہا ہوتا ہے کچھ اپنی نیند کی قربانی دے کر ہا للّٰہ کے حکم پر لبیّک کہتے ہوئے مسجدوں کا رخ کرتے ہیں تو وہی کچھ شیطان کی سلائی نیند سوئے ہوتے ہیں

—

اسے میں وہ اٹھ کے وہ سائڈ پے پڑا اپنا دوپٹہ پکڑتی ہے اور واشروم میں بند ہو جاتی ہے۔رات میں جو کچھ ہوا اسکا نام ونشان اس کے چہرے پر نہیں تھا

جب دنیا تمہیں توڑنے کی کوشش کرے، تو اللہ پر بھروسہ رکھو، کیونکہ وہی راستے بناتا ہے"

"! جہاں کوئی راستہ نہیں ہوتا

میرت ابراہیم، ایک ایسی لڑکی جس کی زندگی بظاہر عام لگتی تھی، مگر کیا وہ عام تھی؟؟

لاہور کے ایک باعزت اور تعلیم یافتہ خاندان میں پرورش پانے والی میرت ایک نیک، سمجھدار اور خوددار لڑکی تھی۔ اس کی سب سے بڑی طاقت اس کا اللہ پر مضبوط یقین تھا۔

وہ ایسی ہی تھی رات کے اندھیرے میں خوابوں میں ڈرنے والی صبح کی روشنی میں ایک مضبوط لڑکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میرت کی شخصیت کسی بھیڑ میں بھی نمایاں نظر آتی تھی۔ اس کے لمبے، گھنے سیاہ بال اس کی پشت تک آتے تھے، اور اس کی آنکھیں ایسی تھیں جیسے کسی پرانی کہانی کی گہرائی چھپی ہو گہری، سیاہ اور بے حد پُراسرار۔ اسکی رنگت دودھیا سفید تھی، اور جب وہ مسکراتی، تو ایسا لگتا جیسے روشنی پھیل گئی ہو۔

لیکن یہ مسکراہٹ ہمیشہ نہیں رہتی تھی، کیونکہ اس کی زندگی میں کئی اتار چڑھاؤ تھے۔

لندن:

"دنیا کمزور لوگوں کے لیے نہیں بنی، یہاں وہی بچتا ہے جو دوسروں کو مات دینا جانتا ہو!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسفندیار جیسے ہی پارکنگ میں پہنچا، اس کی بلیک رینج روور تیار کھڑی تھی۔ وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور کار اسٹارٹ کی۔ ایک زوردار اسپیڈ کے ساتھ وہ یونیورسٹی کی طرف روانہ ہوا۔

یونیورسٹی کے گیٹ پر داخل ہوتے ہی سب کی نظریں اس کی گاڑی پر تھیں۔

"اسفی آگیا!"

"وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی لیٹ ہے!"

"لیکن اس کی بے نیازی میں بھی ایک الگ شان ہے!"

اس کے قدموں میں وہی اعتماد تھا، آنکھوں میں وہی غرور، اور چہرے پر وہی لاپرواہی جو ہر کسی کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی تھی۔

کلاس روم میں داخل ہوتے ہی پروفیسر پیٹر کی نظریں اس پر جم گئیں۔

"مسٹر خان! ایک بار پھر لیٹ؟"

اسفندیار نے ایک نظر پروفیسر کو دیکھا اور لاپرواہی سے مسکرایا۔

"سر، کچھ عادتیں بدلی نہیں جاسکتیں!"

کلاس میں ہلکی سی ہنسی کی آوازیں آئیں، مگر پروفیسر پیٹر متاثر ہونے والوں میں سے نہیں تھا۔

"بیٹھ جاؤ، اور امید ہے کہ اسائنمنٹ جمع کروا دی ہے؟"

اسفندیار نے ایک لمحے کو شیری کی طرف دیکھا، جو ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

سر، اصل میں..."اسفندیار نے الفاظ کھینچنے کی کوشش کی۔"

مجھے معلوم تھا، تمہیں یاد نہیں رہا ہو گا!"پروفیسر نے سختی سے کہا۔"

مسٹر خان! تمہیں لگتا ہے کہ تم یونیورسٹی میں ویسے ہی رہ سکتے ہو جیسے اپنی بزنس ایمپائر"
میں؟

نہیں! یہاں محنت کرنی پڑتی ہے، اور اگر اگلی بار اسائنمنٹ لیٹ ہوا، تو میں تمہیں مارکس نہیں
"!دوں گا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں اس کا ریکارڈ اتنا ہی اچھا exam پروفیسر پیٹر جانتے تھے جیسے وہ لاپرواہی ظاہر کرتا ہے ہے----

اسفندیار نے ایک لمحے کے لیے پروفیسر کی آنکھوں میں دیکھا، پھر سر ہلایا اور آرام سے اپنی جگہ جا کر بیٹھ گیا۔

"! شیری نے آہستہ سے کہا، "دیکھ لیا؟ کہتا تھا نہ، بچ کے رہ، پیٹر نہیں چھوڑے گا

اسفندیار نے ایک گہری سانس لی، آنکھیں بند کیں اور پھر مسکرا دیا۔

"! یہ یونیورسٹی ہے، یہاں سب کھیل کا حصہ ہے"

مگر اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ کھیل بہت جلد اس کی زندگی بدلنے والا تھا... کیونکہ میرت ابراہیم جلد ہی یہاں آنے والی تھی!

لاہور:

ڈائننگ ٹیبل پر ناشتے کی میز سجی تھی۔ گرما گرم پراٹھے، انڈے، اور چائے کی خوشبو پورے ڈائننگ ہال میں پھیلی ہوئی تھی، مگر آج کا ناشتہ کسی عام دن کی طرح خوشگوار نہیں تھا۔

گھر کے ہر فرد کے چہرے پر ایک عجیب سا رنگ تھا، ایک اداسی، ایک جذباتی سا لمحہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میرت بچے! کب کی فلائٹ ہے آپ کی؟" مراد شاہ نے اخبار ایک طرف رکھتے ہوئے، پیار سے اپنی بھانجی سے پوچھا۔

میرت، جو چائے کے کپ کو دونوں ہاتھوں میں تھامے، کھوئی کھوئی سی بیٹھی تھی، ایک لمحے کے لیے چونکی۔

اس کے نازک چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ ابھری مگر آنکھوں میں ایک عجیب سی کیفیت تھی۔

"ماموں، رات کو 11 بجے کی فلائٹ ہے۔" اس نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

یہ سنتے ہی ٹیبل پر موجود سب کی نظریں اس پر جم گئیں۔

اس کی ماں نے اُداسی سے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا جو باہر پڑھنے کا شوق لئے سب سے دور جا رہی تھی۔

"بیٹا، سب تیار کر لیا ناں؟ کوئی چیز تو نہیں بھول رہی؟" اس کی ماں، روحی نے فکر مندی سے پوچھا۔

"جی امی، سب کر لیا ہے۔ بس دعا کریں کہ وہاں سب اچھا ہو۔" میرت نے دھیرے سے کہا، مگر اس کی آواز میں ایک انجانی گھبراہٹ تھی۔

"بس ہاں اللّٰہ کا نام لے کر جانا، وہ ہمیشہ ساتھ ہوتا ہے۔" مراد شاہ نے شفقت سے کہا۔

"لیکن میرو آپ جا کیوں رہی ہیں؟" اس کے ماموں کا چھوٹا بیٹا اذان روہانسی آواز میں بولا۔

"آپ ہمیں چھوڑ کر کیوں جا رہی ہیں؟"

میرت نے اذان کو پیار سے اپنی طرف کھینچا اور اس کا ماتھا چوم لیا۔

اذان، میں چھوڑ کر نہیں جا رہی، بس پڑھائی کے لیے جا رہی ہوں۔ اور تم تو ویسے بھی "میرے چھوٹے جاسوس ہو، مجھے روز کال کر کے بتانا کہ یہاں سب ٹھیک ہے یا نہیں؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اذان نے سر ہلایا مگر اس کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے۔

ناشتہ ختم ہو چکا تھا۔ سب خاموشی سے اپنی اپنی جگہ بیٹھے تھے، جیسے سب کو کچھ کہنا تھا مگر الفاظ نہیں مل رہے تھے۔

ہاللہ تمہاری حفاظت کرے میری بچی!" روحی بیگم نے ایک بار پھر اپنی بیٹی کو سینے سے "
لگایا، آنکھوں میں آنسو لیے۔

امی پلیز، مت روئیں، آپ روئیں گی تو میں کمزور پڑ جاؤں گی۔" میرات کی آواز بھیگ گئی "
تھی۔

بس دعا ہے کہ وہاں جا کر بھی تم اپنے ایمان پر قائم رہو، بیٹا!" مراد شاہ نے محبت بھری "
نصیحت کی۔

ان شاءاللہ ماموں، میں ہمیشہ یاد رکھوں گی کہ میں کہاں سے آئی ہوں اور کس مقصد کے "
لیے جا رہی ہوں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ کہتے ہوئے میرات نے اپنا ہاتھ مضبوطی سے بند کر لیا، جیسے اپنے عزم کو مزید پکا کر رہی ہو۔

رات کی فلائٹ لندن کے لیے تیار تھی، مگر میرات کے دل میں بے شمار سوالات اور انجانے خوف تھے۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ سفر صرف تعلیم کا نہیں، بلکہ آزمائشوں، محبت، دشمنی، اور ایمان کی جنگ کا سفر بننے والا تھا..

لیکن اسے معلوم نہیں تھا کہ لندن کی سرزمین پر اس کا سامنا اسفندیار خان جیسے مغرور اور پراسرار شخص سے ہونے والا ہے، جو نہ صرف اس کی زندگی میں ہلچل مچائے گا بلکہ اس کے

لندن

"شیطان بھی خوبصورت ہو تو زیادہ خطرناک بن جاتا ہے!"

لندن کے ہائیڈ پارک کے قریب، ایک پوش علاقے میں، ایک عالی شان اپارٹمنٹ کی چمکتی ہوئی کھڑکیوں کے پیچھے ایک شخص کھڑا تھا۔

، باہر کی روشنی میں لندن کی سڑکیں جگمگا رہی تھیں، مگر اندر صرف ہلکی مدھم زرد روشنی تھی جو ماحول کو اور پر اسرار بنا رہی تھی۔

یہ ایک پینٹ ہاؤس تھا—جتنا خوبصورت، اتنا ہی پر اسرار۔

یہ کوئی عام اپارٹمنٹ نہیں تھا۔ ہر چیز پرفیکشن کی مثال تھی۔

سیاہ چمڑے کا صوفہ، جس پر بیٹھنے والے خود کو کسی طاقتور بادشاہ کی طرح محسوس کرتے۔

دیوار پر قدیم فن پارے، جن میں زیادہ تر وہ تھے جو دنیا کے مہنگے ترین نیلام گھروں سے خریدے گئے تھے۔

سائیڈ میں ایک پرائیویٹ بار، جہاں قیمتی کرسٹل کے گلاس، نایاب وائن اور ایک مخصوص سگار ہولڈر رکھا تھا۔

بڑی شیشے کی کھڑکیاں، جہاں سے پورا لندن نظر آتا تھا، جیسے یہ شہر بھی اس کے قدموں میں بچھا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بیڈروم میں سیاہ اور سرمئی رنگ کی شیٹس، جو اس کی شخصیت کی طرح پراسرار اور گہری تھیں۔

یہ جگہ کسی مافیا ڈان، کسی مغرور بادشاہ، یا کسی خاموش قاتل کی رہائش گاہ لگتی تھی۔

یہ دُراب خلیل عالم کا پینٹ ہاؤس تھا— جتنا خوبصورت، اتنا ہی پراسرار۔

اگر وہ صرف خوبصورت ہوتا، تو شاید خطرہ نہ ہوتا... مگر وہ حسین ہونے کے ساتھ ساتھ !"

"خطرناک بھی تھا

وہ لمبا قد، چوڑا سینہ، اور بے عیب نقوش رکھنے والا مرد تھا۔اس کا چہرہ بالکل ویسا تھا جیسے پرانے وقتوں کے جنگجو بادشاہوں کا ہوتا تھا—سخت، وجیہہ، اور ہر زاویے سے پرفیکٹ۔

گہری سیاہ آنکھیں—جو ایک لمحے میں نرم لگتیں، اور دوسرے لمحے شعلے برساتیں۔

گہری داڑھی اور نفاست سے سیٹ کیے ہوئے بال—جو اس کے انداز کو مزید شاہانہ بناتے۔

مضبوط جبڑا اور تیکھے نقوش—جو اسے عام مردوں سے الگ کرتے۔

مغرور مسکراہٹ—جو کسی کو بھی اپنا دیوانہ بنا سکتی تھی، چاہے وہ لڑکی ہو یا دشمن۔

وہ ہمیشہ مہنگے ترین سوٹ پہنتا تھا، مگر زیادہ تر سیاہ رنگ کو پسند کرتا تھا۔

وہ جہاں بھی جاتا، لوگ اسے دیکھ کر پلٹ کر ضرور دیکھتے، جیسے شیطان بھی اگر خوبصورت ہو تو لوگ اسے بھی چاہنے لگتے ہیں۔

"کچھ شکاری اپنے شکار کو جلدی ختم نہیں کرتے... بلکہ انتظار کرتے ہیں، تاکہ کھیل زیادہ دلچسپ ہو!"

لندن کی رات ہمیشہ کی طرح ٹھنڈی، خاموش، اور پُراسرار تھی۔ باہر ہلکی بوندا باندی ہو رہی تھی، اور کھڑکی کے شیشوں پر بارش کے قطرے آہستہ آہستہ بہہ رہے تھے۔

دُراب خلیل عالم اپنے اپارٹمنٹ کے اندر بلیک ٹی شرٹ اور گرے ٹراؤزر میں ملبوس، کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا۔

اسکے ہاتھ میں ایک سگریٹ تھی، جو آدھی جل چکی تھی، اور دھواں دھیرے دھیرے کمرے میں پھیل رہا تھا۔

وہ گہری سانس لیتا، سگریٹ کے کش لگاتا، اور باہر لندن کی روشن سڑکوں کو دیکھتا رہا۔

اندھیرے میں چھپا ہوا یہ شخص صرف طاقت سے نہیں، بلکہ ذہانت سے بھی کھیلنے کا عادی تھا۔

اچانک اس کے فون کی اسکرین روشن ہوئی، اور ایک مخصوص نمبر اسکرین پر چمکنے لگا۔

"بالآخر خبر آہی گئی..."اس نے سگریٹ راکھدان میں مسلا اور کال ریسیو کی۔

ہاں بولو..."اس کی آواز میں وہی پرانا سکون اور ٹھہراو تھا، جیسے کسی بھی خبر سے اسے کوئی خاص فرق نہ "پڑتا ہو۔

سر، میرت ابراہیم آج رات کی فلائٹ سے لندن آرہی ہے!"دوسری طرف سے آواز "آئی۔

------دُراب خاموش ہو گیا۔

اس کی نظریں کھڑکی کے پار روشنیوں میں کہیں دور کسی ان دیکھے منظر پر جمی رہیں۔

چند لمحوں کے لیے اس کی گرفت فون پر سخت ہوئی، مگر اس کے لبوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"بالآخر... کھیل شروع ہونے والا ہے!"

وہ دھیرے سے بولا، جیسے اپنے ہی الفاظ کا مزہ لے رہا ہو۔

"فلائٹ کی تفصیلات بھیج دو... اور خیال رکھو، اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

"جی سر!" دوسری طرف سے فوراً جواب آیا اور کال بند ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دُراب نے فون کو سائیڈ پر رکھا اور دوبارہ سگریٹ سلگالی۔

"اب دیکھتے ہیں، مراد شاہ کی لاڈلی اس شہر کی تاریکی میں کیسے بچتی ہے۔

"یہ لڑکی بس ایک مہرہ ہے، اور مہروں کو استعمال کر کے جیتنے میں ہی مزہ ہے!"

وہ اپنی پر اسرار مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ہے۔۔۔

لاہور:

"کچھ سفر قسمت بدلنے کے لیے ہوتے ہیں... مگر کچھ سفر آزمائش بن کر آتے ہیں!"

Clubb of Quality Content

لاہور کی شام، ایک اداس مگر امیدوں سے بھری ہوئی فضا لیے ہوئے تھی۔ ہلکی ہلکی سردی نے فضا کو مزید دلکش بنا دیا تھا، مگر میرات کے دل میں ایک عجیب بے چینی تھی۔ آج وہ لاہور کو ہمیشہ کے لیے نہیں، مگر ایک لمبے عرصے کے لیے چھوڑ کر جا رہی تھی۔

کمرے میں سوٹ کیس پہلے ہی پیک ہو چکا تھا۔

الماری کھلی تھی، جہاں کچھ ایسے کپڑے لٹکے تھے جو شاید مہینوں تک ہاتھ نہ لگتے۔

بیڈ پر ایک جائے نماز بچھی تھی، جہاں چند لمحے پہلے ہی اس نے دو رکعت نفل ادا کیے تھے۔

"اللہ، تو میرے ساتھ رہے، میں بہت دور جا رہی ہوں!"

نازلکلب
Clubb of Quality Content!

آئینے کے سامنے کھڑی وہ، خود کو آخری بار دیکھ رہی تھی۔

ہلکے گلابی رنگ کا لمبا فراک، سادہ مگر باوقار۔

گہری سیاہ آنکھیں، جن میں ایک عجیب کشمکش چھپی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چہرے پر ہلکی سی سنجیدگی، مگر اس کے پیچھے کئی خواب، کئی سوال، کئی دعائیں۔

بیٹا، نکلنا نہیں ہے؟" دروازے پر مراد شاہ کی آواز

"آئی۔

"جی ماموں، بس آ رہی ہوں!"

گھر کے صحن میں ایک سیاہ گاڑی تیار کھڑی تھی۔

اس کی ماں نے آگے بڑھ کے گلے لگایا۔ماں کے گلے لگتے ہی اس کی آنکھیں اشکبار ہو گئی۔

ماں اپنا خیال رکھنا ہے اپنے،دوائی ٹائم سے لینی ہے اور مجھے بہت سارا مس

کرنا ہے۔آخر میں وہ دونوں ماں بیٹی ہنس دی۔کیا پتہ یہ ہنسی کب تک قائم رہنے تھی

Clubb of Quality Content

میرو چلو فلائٹ کا ٹائم نکل جائے گا۔اس کے ماموں نے آواز دی۔

جی ماموں آئی۔اور گاڑی کی طرف چل دی۔

اندر بیٹھنے سے پہلے وہ ایک بار پیچھے مڑی،اپنی ماں کو دیکھنے کے لیے۔

روحی بیگم کی آنکھوں میں آنسو تھے، مگر لبوں پر مسکراہٹ۔

"میرو، اللہ تجھے کامیاب کرے!" انہوں نے اپنی بیٹی کی پیشانی چومی۔

میرت نے ایک بار پھر اپنی ماں کو مضبوطی سے گلے لگایا۔

"ماں، بس دعا کرنا، میں جلد واپس آؤں گی!"

ماں نے کچھ بولنے کے لیے ہونٹ کھولے، مگر الفاظ آنکھوں میں جذب ہو گئے۔

مراد شاہ نے آگے بڑھ کر بیگ پکڑا اور گاڑی کا دروازہ کھولا۔

"چلو بیٹا، لیٹ ہو رہے ہیں!"

گاڑی چل پڑی...اور اس کے ساتھ ہی میرات کا ایک نیا سفر، ایک نئ دنیا میں قدم رکھنے کا آغاز ہو گیا۔

لاہور ایئرپورٹ کی روشنیاں رات کے وقت اور بھی چمک رہی تھیں۔لوگوں کا ہجوم، چہروں پر مختلف تاثرات، کسیکی آنکھوں میں خوشی، کسی کی آنکھوں میں جدائی کا غم۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میرات نے ایک گہری سانس لی، جیسے خود کو یقین دلا رہی ہو کہ یہ صرف ایک سفر ہے... مگر دل جانتا تھا کہ یہسفر بہت کچھ بدلنے والا ہے۔

مراد شاہ اس کے ساتھ تھے، ان کے چہرے پر فخر اور نرمی تھی۔

"بیٹا، ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا، یہ دنیا بہت بڑی ہے اور سب اپنے جیسے نہیں ہوتے!"

"جی ماموں، میں ہمیشہ آپ کی نصیحت یاد رکھوں گی!"

—انہوں نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا،

"اللہ تجھے اپنے حفظ و امان میں رکھے!"

آمین!" میرات نے دھیرے سے جواب دیا اور اپنے آنسو ضبط کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔"

امی کے بغیر سفر کرنا کیسا ہو گا؟

یہ سوچ دل کو ہلکا سا چبھا، مگر اس نے جلدی سے نظر اوپر کی، جیسے اندر کی بے چینی کو باہر نہ آنے دینا چاہتی ہو۔

امیگریشن اور سیکیورٹی کے مراحل طے کرتے ہوئے، پہلی بار وہ خود کو واقعی تنہا محسوس کر رہی تھی۔

-اب اس کے ساتھ کوئی نہیں تھا، بس وہ تھی اور اس کا نیا سفر!

—اس نے اپنے گرد دیکھا، چاروں طرف لوگ تھے، مگر سب اجنبی!

کوئی بزنس مین، کوئی سیاح، کوئی طالبعلم...اور وہ بھی انہی میں شامل تھی، مگر اس کے دل میں ایک انجانی سی بے چینی تھی۔

نوول کلب
Clubb for Quality Content

"کیا واقعی سب ٹھیک ہو گا؟ کیا یہ سفر آسان ہو گا؟"

یہ سوال دماغ میں گردش کرنے لگے، مگر اس نے فوراً خود کو جھٹکا دیا۔

"اللہ میرے ساتھ ہے، اور یہی کافی ہے!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

جہاز کا داخلی راستہ، ہلکی روشنی، نرم موسیقی، اور مسافروں کی ہلکی گفتگو...

-میرت اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گئی، کھڑکی سے باہر دیکھا،

"یہ شہر، جہاں میں پلی بڑی، کچھ ہی دیر میں مجھ سے دور ہونے والا ہے!"

اس نے ایک آخری نظر اپنے فون پر ڈالی، جہاں ماں کا پیغام موجود تھا:

"میرو، اللہ تیرا حافظ، بیٹا ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا کہ اللہ ہمیں ہر شر سے بچائے۔"

آنکھوں میں ہلکی نمی آئی، مگر اس نے مسکرا کر فون بند کر دیا۔

"اللہ کافی ہے میرے لیے!

جہاز کے اندر ہلکی روشنی تھی، بیشتر مسافر اپنی سیٹ پر بیٹھ چکے تھے۔،

کچھ لوگ کتابیں کھولے بیٹھے تھے کچھ موبائل پر مصروف تھے،اور کچھ آنکھیں بند کیے سفر کے آغاز کا انتظار کر رہے تھے۔

میرت نے اپنی سیٹ بیلٹ باندھی اور کھڑکی سے باہر جھانکنے لگی۔

لاہور کی روشنیاں نیچے مدھم ہوتی جارہی تھیں،اور اس کا دل عجیب سی کیفیت میں تھا۔

"بیٹا، تم پہلی بار کہیں دور جارہی ہو؟"

میرت نے چونک کر اپنی برابر بیٹھی خاتون کی طرف دیکھا۔

ساٹھ کے قریب عمر، سر پر ہلکا سا دوپٹہ، چہرے پر ایک عجیب روحانی سکون، اور آنکھوں میں گہری دانائی۔

جی، لندن جا رہی ہوں، اپنی پڑھائی پوری کرنے میرات نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔"

ماشاءاللہ! علم حاصل کرنا عبادت ہے، مگر بیٹا، کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی چکاچوند تمہارے دل کا سکون چھین لے"""

میرت نے حیرانی سے انہیں دیکھا، جیسے ان کے الفاظ سیدھا اس کے دل میں اتر رہے ہوں۔

"جی؟میں سمجھی نہیں..."

نام کیا ہے تمہارا۔۔۔؟؟

میرت ابراہیم۔اس نے نرمی سے جواب دیا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

بہت پیارا نام بلکل تمہاری طرح۔۔

خاتون نے نرمی سے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھپتھپایا۔

بیٹا، جب کوئی اپنا وطن، اپنی پہچان، اور اپنی بنیاد چھوڑ کر کسی نئی دنیا میں جاتا ہے، تو وہ صرف

"نئے علم اور

ترقی کی طرف نہیں بڑھتا... بلکہ وہ ایک آزمائش میں بھی داخل ہو جاتا ہے!"

میرت نے ان کی بات غور سے سنی، دل میں کہیں نہ کہیں وہ خود بھی یہی محسوس کر رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"دین صرف مسجد میں نہیں ہوتا، یہ ہمارے ہر فیصلے میں، ہر عمل میں شامل ہونا چاہیے۔

لندن جاؤ، علم حاصل کرو، کامیابی لو... مگر کبھی یہ نہ بھولنا کہ تم کون ہو!"

میرت کے دل میں جیسے کوئی چیز ہلکی سی چبھ گئی۔

یہ خاتون کون تھیں؟ کیوں ان کے الفاظ اتنے گہرے تھے؟

"کیا آپ لندن میں رہتی ہیں؟"

خاتون ہلکے سے مسکرائیں۔

"نہیں بیٹا، میں تو بس ایک مسافر ہوں... جیسے ہم سب ہیں! اس دنیا میں بھی، اور اس سفر میں بھی!"

جہاز نے ہلکا سا جھٹکا لیا، جیسے اڑان بھرنے کی تیاری کر رہا ہو۔

"بس یاد رکھنا بیٹا، ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی، اور ہر امتحان صرف کتابوں میں نہیں ہوتا!"

میرات نے بے اختیار ان کی طرف دیکھا۔

-یہ جملہ، یہ الفاظ... یہ سیدھا اس کے دل پر لگے تھے!

"بیٹا، دعا کرنا کہ اللہ تمہارا سفر آسان کرے اور تمہیں ہر شر سے محفوظ رکھے!"

میرت نے آہستہ سے "آمین" کہا، مگر دل میں بے چینی بڑھ گئی۔

"کیا واقعی یہ سفر صرف پڑھائی کا تھا؟ یا اس میں کچھ اور بھی تھا؟"

Clubb of Quality Content

جہاز آہستہ آہستہ فضا میں بلند ہو رہا تھا۔لاہور کی روشنیاں نیچے مدھم ہو رہی تھیں،اور میرت کی زندگی کا ایک نیا باب کھلنے والا تھا۔

مگر اس کے برابر بیٹھی اجنبی خاتون کے الفاظ نے اس کے دل میں ایک ہلچل مچا دی تھی۔

بیٹا، زندگی ایک سفر ہے،اور اس میں سب سے بڑی بھول یہ ہوتی ہے کہ ہم اسے ہمیشہ کے لیے سمجھ بیٹھتے ہیں!"

خاتون نے دھیرے سے کہا، جیسے کوئی راز کھول رہی ہوں۔

میرت نے چونک کر انہیں دیکھا۔

"ہمیشہ کے لیے؟"

ہاں، یہ دنیا عارضی ہے، مگر ہم اس سے ایسے چمٹ جاتے ہیں جیسے یہ کبھی ختم نہیں ہو گی۔

ہم کامیابی کے" پیچھے بھاگتے ہیں، رشتوں کو نظرانداز کرتے ہیں، محبت کو آزمائش بنا دیتے ہیں

اور سکون کو پیسوں میں تلاش کرتے ہیں۔اور اسے پیسے اور ایشو عشرت کے لیے اس دنیا کو،

بُھول جاتے ہیں۔

جو ہمارا اصل ہے۔ مگر آخر میں؟

آخر میں سب کچھ یہی چھوڑ کر جانا ہوتا ہے!"

میرت کے دل میں ایک عجیب سی بے چینی بڑھ گئی۔

"تو پھر ہم زندگی کیسے گزاریں؟"

خاتون نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ آسمان کی طرف دیکھا۔

زندگی کو ایسے گزارو کہ جب یہ ختم ہو، تمہارے پاس صرف پچھتاوے نہ ہوں، بلکہ وہ اعمال ہوں جو تمہیں واقعی "کامیاب بنا سکیں!" تاکہ اس دنیا میں جانے کے لیے ہم تیار ہوں۔ اور ہمیں اس عظیم ذات کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔۔

اور کامیابی کیا ہے؟"میرات نے دھیرے سے پوچھا، جیسے خود سے زیادہ خود کو سمجھنے کی

کوشش کر رہی"ہو۔

کامیابی صرف ڈگریاں نہیں، صرف دولت نہیں، صرف عزت بھی نہیں...کامیابی یہ نہیں

ہے کہ آپّ کےّ پاس پیسا" ہے، گاڑی ہے، ایک اچھا گھر ہے، معاشرے میں عزت ہے تو

–آپ کامیاب ہیں

ناول کلب
Clubb of Quality Content

کامیابی وہ ہے جہاں تمہیں اپنا مقصد،

مل جائے، جہاں تمہاری روح کو سکون ملے، اور جہاں تمہارا ایمان تمہیں اس دنیا کی!"

چکاچوند میں کھونے نہ دے

میرت کی آنکھوں میں سوچ کی گہرائی اترنے لگی۔

یہ الفاظ سادہ تھے، مگر اتنے گہرے کہ دل پر دستک دینے لگے۔

بیٹا، لوگ اکثر کہتے ہیں کہ وقت بدل گیا ہے... مگر حقیقت یہ ہے کہ وقت نہیں بدلتا، ہم خود بدل جاتے

ہمارا دنیا" کو دیکھنے کا نظریہ بدل جاتا ہے! ہم سچ کو نظرانداز کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

ہم اپنے اصولوں کو توڑ دیتے ہیں، اپنی حقیقت کو چھوڑ دیتے ہیں، اور اپنے اصل سے بھاگنے کی کوشش کرتے

ہیں۔ دنیا کی حقیقت معلوم ہونے کے باوجود ہم اسی دنیا غافل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر !"

الزام وقت کو دے دیتے ہیں

"تو کیا ہمیں کبھی نہیں بدلنا چاہیے؟" میرت نے آہستہ سے پوچھا۔

بدلو، ضرور بدلو! مگر وہ بدلاؤ جو تمہیں بہتر انسان بنادے، جو تم سے تمہاری پہچان نہ چھینے۔

"جو تمہیں اپنے

رب کے قریب کردے، جو تمہیں دوسروں کے لیے آسانی کا سبب بنادے، نہ کہ!"

تمہاری روح کو کھوکھلا کردے

میرت نے ایک گہری سانس لی۔

کیا یہ عورت صرف ایک مسافر تھی؟ یا اللہ نے اسے کسی مقصد کے تحت اس کے برابر بٹھایا

تھا؟

جہاز اب بادلوں کے اوپر تھا، زمین نظر نہیں آ رہی تھی... جیسے یہ دنیا ایک لمحے کے لیے ختم ہو گئی ہو، اور میرت کو ایک نئی حقیقت دکھانے کی کوشش کی جا رہی ہو۔

لندن:

رات کے تین بج رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

،لندن کی سڑکیں ہمیشہ کی طرح جاگ رہی تھیں۔ روشنیوں میں نہایا ہوا شہر، تیز موسیقی مہنگی گاڑیاں، اور شراب میں ڈوبے لوگ——یہ سب اسفندیار کے لیے نیا نہیں تھا۔

پینٹ ہاؤس کے وسیع ہال میں ایک شاندار پارٹی چل رہی تھی۔

ہر طرف قہقہے، مدہوش چہرے، مہنگی شراب کے جام، اور خوبصورت چہرے۔ مگر ان سب کے بیچ اسفندیار خان خاموشی سے صوفے پر بیٹھا تھا، ہاتھ میں سگریٹ، آنکھوں میں ایک عجیب ویرانی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"خان! تم آج کچھ زیادہ ہی موڈی لگ رہے ہو!"

شیر یا ملک، اس کا سب سے قریبی دوست، اس کے پاس آیا اور کندھے پر ہاتھ رکھا۔

اسفند نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور ہلکی سی مسکراہٹ دی، مگر آنکھوں میں وہی بے زاری باقی تھی۔

"کچھ نہیں، بس یونہی..."

اس نے سگریٹ کا ایک اور کش لیا اور دھواں ہوا میں چھوڑ دیا۔

"بیبے! تمہیں پتہ ہے نا، جب تک اسفی نہیں آتا، پارٹی شروع نہیں ہوتی!"

ایک لڑکی نے مسکرا کر کہا اور اپنے گلاس سے ایک گھونٹ لیا۔

Clubb of Quality Content!

"اور جب اسفی آتا ہے، تو سب کی رات بن جاتی ہے!"

دوسری نے قہقہہ لگایا۔

اسفند نے ایک نظر ارد گرد ڈالی—یہ سب چہرے، سب آوازیں، سب باتیں... سب کچھ جانا پہچانا تھا، مگر پھر بھی اجنبی لگ رہا تھا۔

"یہ سب کچھ، کیا واقعی زندگی ہے؟ یا صرف ایک بے مقصد تماشا؟"

یہ سوال اس کے دماغ میں آیا، مگر اس نے فوراً جھٹک دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"خان، یہ لو! آج کی پارٹی کی خاص ڈرنک!"

شیری نے اسے ایک گلاس تھمایا، مگر اسفند نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا، پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ واپس کر دیا۔

"آج موڈ نہیں ہے، تم پیو!"

"واٹ؟ خان اور بغیر ڈرنک کے؟ یہ تو پہلی بار ہو رہا ہے!"

شیری نے حیرانی سے کہا، مگر اسفند خاموش رہا۔

....

کچھ دیر بعد اسفند نے پارٹی ہال چھوڑ دیا اور بالکونی میں آکر کھڑا ہو گیا۔ نیچے لندن کی روشنیاں جھلملا رہی تھیں، مگر اس کے دل میں ایک عجیب سی تاریکی تھی۔

Clubb of Quality Content

یہ سب کچھ ہے میرے پاس—— دولت، شہرت، عیش و عشرت... مگر پھر بھی ایسا کیوں لگتا ہے کہ کچھ کھو چکا ہوں؟"

"ہے کہ کچھ کھو چکا

ہوں؟"

وہ خود سے سوال کر رہا تھا، مگر جواب دینے والا کوئی نہیں تھا۔

....

لندن کے ایک ویران صنعتی علاقے میں واقع ایک سنسان گودام میں بس ایک زرد بلب جھول رہا تھا، جو کبھی کبھی ہلکی چمک کر مدھم پڑ جاتا۔

گودام کے بیچوں بیچ ایک کرسی پڑی تھی، اور اس پر ایک آدمی بندھا ہوا تھا—— ہاتھ اور پیر رسیوں سے جکڑے ہوئے، چہرہ زخموں سے بھرپور، اور سانسیں اکھڑی ہوئی۔

سامنے، کالے لباس میں ملبوس، ایک لمبا سایہ کھڑا تھا۔

دُراب عالم۔

اس کے ہاتھ میں چمڑے کا دستانہ تھا، جس پر تازہ خون کے دھبے تھے۔

اس نے آہستہ آہستہ اپنے دستانے اتارے اور انہیں بے فکری سے ٹیبل پر پھینک دیا، جیسے ابھی ابھی کوئی معمولی کام نمٹایا ہو۔

"کافی وقت ضائع کروادیا تم نے،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے سرد لہجے میں کہا، اور سامنے جھکے آدمی کے بال مٹھی میں جکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا۔

"بہت بھاگنے کی کوشش کی نا؟"

دُراب کی آنکھوں میں ایک سفاک چمک تھی، جیسے وہ شکار کے آخری لمحے کو انجوائے کر رہا ہو۔

"پ... پلیز، مجھ پر رحم کرو..."

زخمی آدمی کی کانپتی آواز نکلی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مگر دُراب عالم نے قہقہہ لگایا—ایک ایسا قہقہہ جس میں کوئی ہمدردی نہ تھی، صرف سفاکی تھی۔

"رحم؟ وہ چیز میں بیچ چکا ہوں...اور قیمت بھی کافی اچھی لگی تھی!"

اس نے زوردار قہقہ لگایا سفاکی سے بھرا۔

اس نے آدمی کے چہرے پر ایک زوردار مکا مارا، جس سے اس کی کرسی زمین پر گر گئی۔

دُراب نے نیچے جھک کر زخمی آدمی کی طرف دیکھا، جواب مدھم سانسیں لے رہا تھا۔

"تمہیں لگا کہ مجھ سے بچ جاؤ گے؟ مجھے دھوکہ دے کر تمہیں لگا کہ سب ٹھیک رہے گا؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے جیب سے ایک چمکتا ہوا چاقو نکالا اور آہستہ آہستہ آدمی کی گردن پر رکھ دیا۔

"آخری موقع دے رہا ہوں... وہ فائل کہاں ہے؟"

اس کا لہجہ خطرناک حد تک پُر سکون تھا۔

"م... مجھے نہیں پتہ..."

"غلط جواب!"

دُراب نے چاقو اس کی بانہوں پر چلا دیا، چیخوں کی آواز گودام کی دیواروں سے ٹکرا کر گونجنے لگی

مگر اس ویران جگہ سننے والا کوئی نہیں تھا۔

دُراب عالم نے سگریٹ جلائی، اور ایک گہرا کش لینے کے بعد زخموں سے کراہتے آدمی کی
طرف جھک کر دھواں اس کے چہرے پر چھوڑ دیا۔

"یاد رکھنا... میں جو چیز لینے کا فیصلہ کر لوں، وہ ہر حال میں مجھے ملتی ہے!"

یہی اصول تھا دُراب عالم کا ـــــ رحم کے بغیر، پچھتاوے کے بغیر، اور کسی بھی قیمت پر۔

یہ کہ کر اس نے چاقو اس آدمی کی شاہ رگ پر پھر دیا۔ اس کی چیخیں پورے گودام کو ہلا گئی پھر
وہ اس سفاک دنیا سے چلا گیا

Clubb of Quality Content!

اٹھاو اسے اور پھینک کے آو اسے کسی کوڑے دان میں اور یہ جگہ مجھے صاف چاہئے بلکل شیسے کی طرح۔۔

اس نے اپنے آدمی سے کہا اور اس اندھیرے سے نکل کر روشنی کی طرف بڑھ گیا۔۔

(جاری ہے...)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری

شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842